ASIAN HUMAN RIGHTS COMMISSION LTD.
19 Floor, Go-Up Commercial Building, 998 Canton Road
Kowloon, Hong Kong. Tel: +(852) 2698-6339. Fax: +(852) 2698-6367
E-mail: ahrchk@ahrchk.org . Web: www.ahrchk.net

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کردہ بیان

پاکستان: ایسے وقت جب انسانی حقوق کی شرمناک خلاف ورزیاں کی جارہی ہیں قانون کی حکمرانی کے مسئلے پر خاموش رہنا غداری سے کم نہیں

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن نے حالیہ ہفتوں کے دوران پاکستان میں انسانی حقوق کی دو بڑی خلاف ورزیوں پر تبصرہ کیا ہے۔ان میں سے ایک کا تعلق صوبہ سندھ کے ضلع لاڑکانہ میں پولیس افسروں کی جانب سے ایک نوجوان کا عضو تناسل کاٹنے کے واقعے سے ہے۔یہ ایک نامعقول اوراحمقانہ کارروائی تھی جو ایک پولیس اسٹیشن کے احاطے میں کی گئی اوراس میں کئی افسروں نے حصہ لیا۔اس معاملے میں مقامی اور بین الاقوامی طور پر شوروغل کے باوجود انصاف یقینی بنانے کیلئے کچھ نہیں کیا گیا بلکہ اس کے برخلاف اطلاعات یہ ہیں کہ ایک وزیر نے مداخلت کی تاکہ مظلوم نوجوان اوراس کے خاندان پر شکایت واپس لینے کیلئے دباؤ ڈالا جاسکے۔مظلوم نوجوان اوراس کے خاندان نے ایسا کرنے سے انکار کردیا ہے لیکن قانونی نظام اس بات کی صلاحیت نہیں رکھتا کہ کسی اورشکل میں اس طرح کی صورتحال کا جواب دے سکے۔

دوسرا واقعہ چیف جسٹس کو غیر فعال کرنے اوران کی جگہ کسی اور کے تقرر کا ہے۔یہ واقعہ وکلاء اورعوام کی جانب سے احتجاج کی شکل میں اس وقت تک کے سب سے زیادہ شدید عوامی ردعمل کا سبب بنا ہے۔اس واقعے پر حکومت کا جواب یہ ہے کہ ہرقسم کے عذر پیش کیے جارہے ہیں جیسا کہ کہا گیا چیف جسٹس کو محض جبری رخصت پر بھیجا گیا ہے یا یہ کہ کوئی ایسا کام نہیں کیا گیا جو آئین کے منافی ہو۔

یہ دونوں واقعات اوران کے بارے میں حکومت اورانصاف کے اداروں کے ردعمل سے وہ حقیقی صورتحال ظاہر ہوتی ہے جو ملک میں جنرل مشرف کی فوجی حکومت کے دور میں پیدا ہوئی۔پاکستان اپنی ظاہری شکل وصورت کے لحاظ سے ایک

جسٹس کے معاملے میں وزیر قانون حکومت کی کارروائی کا دفاع کرنے کیلئے آگے بڑھ کر آئے اور انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کو چھٹی پر بھیجا گیا ہے اور کوئی برا کام نہیں کیا گیا۔ موجودہ وزیر قانون کے اس بیان کی ایک سابق وزیر قانون نے بجا طور پر تردید کی اور انہوں نے چیف جسٹس کے خلاف کارروائی کے محرک پر شدید غفلت اور لاپروائی سے کام لینے کا الزام عائد کیا۔ اطلاعات کے مطابق موجودہ وزیر قانون نے احتجاج کرنے والے وکلا سے کہا کہ ''وہ امن وامان کی صورتحال پیدا نہ کریں اور صبر وسکون سے فیصلے کا انتظار کریں'' سوال کیا جا سکتا کہ ان دونوں واقعات میں امن وامان کی صورتحال کس نے پیدا کی کیا یہ پولیس افسران نہیں تھے جو ایک شہری کے خلاف ایک انتہائی غیر مہذب کارروائی میں ملوث ہوئے اور کیا یہ حکومت نہیں تھی جس نے چیف جسٹس کو ہٹانے کے معاملے میں مسلمہ بین الاقوامی آداب اور اصولوں کی خلاف ورزی کی۔ وہ امن و امان آخر ہے کیا جس کی بات وزیر قانون اور حکومت پاکستان کر رہی ہے۔

حکومت آئین کی بات بھی کر رہی ہے۔ وہ کس قسم کا آئین ہے جو ملک کے چیف جسٹس کے ساتھ اس قسم کا سلوک روا رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

یہ تمام نکات ایک ایسی صورتحال کی جانب اشارہ کرتے ہیں جس میں ''آئین'' اور ''قانون'' جیسے الفاظ پاکستان کے سیاق وسباق میں اپنے تمام معنی اور مفہوم کھو بیٹھے ہیں۔ ہو یہ رہا ہے کہ کچھ لوگ حکمرانی کیلئے اپنا زور بازو استعمال کر رہے ہیں اور ناراض عوام کو تسلی تشفی دینے کی کوشش کیلئے لغو اور مہمل عذر پیش کر رہے ہیں۔ یہ وہ بھیانک خواب ہے جس کا پاکستان کے عوام کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ عوام کسی بھی پولیس اسٹیشن جاتے ہوئے اس قسم کے واقعات سے خوف کھاتے ہیں جیسا لاڑکانہ کے پولیس اسٹیشن میں پیش آیا۔ تمام جج صاحبان اور وہ لوگ جن کا نظام انصاف سے تعلق ہے اسی قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہیں جیسا چیف جسٹس چوہدری کے ساتھ کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران پاکستان میں قانون کے شعبے میں یہی کچھ ہوتا رہا ہے۔ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ وکلا نے آخر کار احتجاج شروع کر دیا ہے۔

مہذب دنیا نے دہشت گردی کے خلاف لڑائی کے جوش میں فوجی بغاوت اور اس کے بعد بھی پاکستان میں جو کچھ ہوتا

ایسی جگہ نظر آتا ہے جہاں کسی قانون یا ایسے کسی عمل کا کوئی وجود نہیں جن کا مہذب اقوام احترام کرتی ہیں تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بین الاقوامی برادری اب تک اس معاملے پر ہوش میں نہیں آئی ہے۔

موجودہ دور میں کوئی اس بات کی توقع نہیں رکھتا کہ کسی ملک میں ایک گرفتار شخص کا عضو تناسل کاٹنے کا واقعہ پیش آ سکتا ہے۔قدیم زمانے میں ممکن ہے ایسا ہوتا ہو لیکن آج کے دور میں کوئی بھی شخص اس نوعیت کی کارروائی کو بدترین قسم کی بربریت قرار دینے میں ذرہ برابر بھی پس وپیش سے کام نہیں لے گا۔اس قسم کا کوئی واقعہ حادثاتی طور پر یا کسی بے لگام ذہنی مریض افسر کی وجہ سے پیش آ جائے تو دوسرے لوگ ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے مداخلت کرتے ہیں لیکن یہ کارروائی اس انداز میں کی گئی کہ اسے کسی بھی طور پر محض دیوانگی میں کی گئی کارروائی قرار نہیں دیا جا سکتا۔اس قسم کے حالات میں کوئی ملک جو قانون اور خود ایک مملکت کی حیثیت سے اپنے وقار کا احترام کرتا ہو انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نہ صرف انصاف کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کرتا بلکہ مقامی اور بین الاقوامی طور پر اپنی پشیمانی کا اظہار بھی کرتا لیکن اس واقعے پر ایسا کچھ بھی نہیں کیا گیا۔

چیف جسٹس ایک آزاد عدالتی نظام میں انتہائی محترم اور باعزت شخصیت ہوتے ہیں۔یہ بات دنیا بھر میں تسلیم کی جاتی ہے کہ عدلیہ کی آزادی ایک ایسا عنصر ہے جس کے بغیر قانون کی حکمرانی کا نظام کام کر ہی نہیں سکتا۔چیف جسٹس محض ایک فرد نہیں بلکہ قانون کی حکمرانی کے بنیادی تقاضوں کی تکمیل کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل شخص ہوتے ہیں۔اس قسم کی شخصیت کو کسی وجہ سے ہٹانا مقصود ہو تو اس کیلئے بھی آداب اور اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے تا کہ اس عہدے کا احترام برقرار رہے اور عوام کو اس کارروائی کی اہمیت اور سنجیدگی کا یقین دلایا جا سکے۔ایک چیف جسٹس کو اچانک ایک فوجی کیمپ میں طلب کر کے غیر فعال کرنا انصاف کے نظام کو ایک مذاق بنانے کے مترادف ہے۔افسوسناک بات یہ ہے کہ وکلا اور عوام کی جانب سے احتجاج کے باوجود جس کی کوئی مثال نہیں ملتی حکومت کوئی ایسا اقدام کرنے سے قاصر رہی ہے جس سے اس معاملے میں اس کی سنجیدگی ظاہر ہوتی ہو،حکومت نے سوائے اس کے کچھ نہیں کیا کہ اس معاملے میں کچھ بے تکے تبصرے کیئے گئے یا پھر احتجاج کرنے والے عوام پر حملوں کیلئے پولیس اور فورسز استعمال کی گئیں،اس میں میڈیا پر حملہ بھی شامل تھا جو اس مسئلے پر تبصرہ کر رہا تھا۔چیف

رہا اس کی حمایت کی حتیٰ کہ اب بھی اس بات کا امکان نظر نہیں آ رہا کہ بیرونی دنیا خواب غفلت سے بیدار ہو کر پاکستانی وکلا اور عوام کی حمایت کرے گی جو نظام کو بچانے کی آخری سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ لاڑکانہ پولیس اسٹیشن میں ایک نوجوان کے ساتھ ہوا یا چیف جسٹس چوہدری کے ساتھ جو کچھ کیا گیا کسی کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔

ایشین ہیومین رائٹس کمیشن اپیل کرتا ہے کہ سب لوگ اب کچھ کرنے کیلئے جاگ جائیں کیونکہ پاکستان میں صورتحال انتہائی بگڑ چکی ہے، وہاں بین الاقوامی اصولوں کا تحفظ اور فروغ مکمل طور پر ایک فریب نظر بن کر رہ گیا ہے۔ اب پاکستان میں قانون کی حکمرانی کے مسئلے پر مزید خاموش تماشائی بنے رہنا غداری سے کم نہیں ہوگا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ بیدار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ کمیشن جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔